REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۹ امان ۱۳۳۹ھش ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۷۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۸ مارچ بوقت ۱/۲-۱۰ بجے صبح

حضور کی عام طبیعت آج صبح خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل وعاجل عطا کرے اور پوری صحت وعافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

یوم سیرۃ مسیح موعودؑ کے موقعہ پر ربوہ میں عظیم الشان جلسے کا انعقاد

حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت طیبہ اور آپ کے کارناموں پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ــــ مورخہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء مطابق ۲۸ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۹ھ یہاں یوم سیرۃ مسیح موعودؑ پورے اہتمام سے منایا گیا۔ اس روز لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں صبح نو بجے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں اہل ربوہ اس قدر کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ کہ مسجد سامعین سے پوری طرح بھری ہوئی تھی۔ اس روز نہ صرف جملہ دفاتر اور تعلیمی ادارہ جات میں عام تعطیل تھی بلکہ جلسہ کے دوران بازاروں میں کاروبار بھی بند رہا۔ اور تمام مرد عورتوں اور بچوں نے اخلاص و عقیدت کے بے پناہ جذبے کے تحت وقت مقررہ پر مسجد مبارک میں حاضر ہو کر جلسے میں شمولیت اختیار کی اور اس طرح انہیں حضور علیہ السلام کی سیرت طیبہ اور حضور علیہ السلام کے (باقی صفحہ ۸ پر)

مسجد مبارک میں نماز تراویح

ربوہ۔ مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے جو یکم رمضان المبارک سے مسجد مبارک میں نماز تراویح پڑھا رہے تھے۔ کل ۲۸ اور ۲۹ رمضان المبارک کی درمیانی رات کو نماز تراویح میں قرآن مجید کا ایک دور مکمل کر لیا نماز کے دوران اور بالخصوص آخری دو رکعتوں کے سجدوں میں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی اور درازئ عمر

اسلام اور احمدیت کی ترقی کی دعائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

امسال اپنی بیماری کی وجہ سے یہ خاکسار نہ تو رمضان کی برکات کے متعلق کوئی تفصیلی مضمون لکھ سکا ہے اور نہ ہی دعاؤں کی کوئی خاص تحریک کر سکا ہے۔ آج رمضان کی اٹھائیس ۲۸ تاریخ ہے اور کل انشاء اللہ تعالیٰ انتیسویں ۲۹ تاریخ ہو گی جو غالباً موجودہ رمضان کی آخری تاریخ ہو گی اور پھر یہ رات بھی طاق رات ہو گی۔ جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق خاص طور پر بابرکت راتوں میں شمار ہوتی ہے۔ پس میں اس مختصر سے نوٹ کے ذریعہ دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ رمضان کے اس آخری حصہ میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ صداقت کے دائمی اور عالمگیر غلبہ کا دن جلد تر لے آئے۔ آخر ہم کب تک رینگتے رہیں گے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے کہ:-

"بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد"

اس الہام میں احمدیت کے ذریعہ اسلام کی غیر معمولی ترقی اور سربلندی کی خبر دی گئی ہے جو ازل سے آخری زمانہ کے لئے مقدر تھی۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ رمضان کے بقیہ حصہ میں جو غالباً صرف ایک دن اور ایک رات ہے۔ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

باقی جہاں تک دعا کے الفاظ کا تعلق ہے اس کے متعلق میں اسکے سوا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ جن الفاظ سے بھی دعا کرنے والے کے دل میں رقت اور سوز کی کیفیت پیدا ہو ان الفاظ میں دعا کی جائے۔ لیکن اگر ذیل کے درود کے الفاظ میں دوستوں کے قلوب میں خاص توجہ اور رقت پیدا ہو سکے تو اس زمانہ میں یہ درود بھی بہت خوب ہے اور اس میں سب کچھ آجاتا ہے الفاظ یہ ہیں:-

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ و علیٰ آلِ محمدٍ و علیٰ عبدک المسیح الموعود و بارک وسلم انک حمید مجید

آل کے لفظ میں تمام سچے اور مخلص متبع شامل ہیں

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد

ربوہ ۲۷ مارچ مطابق ۲۸ رمضان

درخواست دعا

ــــ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ــــ خاکسار کچھ عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے اور صحت کمزور ہو گئی ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاکسار کی صحت نیز خاکسار اور خاکسار کے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے رمضان المبارک کی آخری دعاؤں میں خاص طور پر دعا فرمائیں۔ نیز عزیزم مرزا مجید احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب کا خط غانا سے آیا ہے۔ جس میں وہ احباب کی خدمت میں اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے خاکسار طور پر دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اعلانِ تعطیل

عید الفطر کی تقریب سعید کے موقعہ پر مورخہ ۲۹، ۳۰ مارچ بروز منگل و بدھ دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۳۰-۳۱ مارچ کے پرچے شائع نہیں ہونگے (مینیجر الفضل ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۶۰ء

بیماری اور اس کا علاج

بسلسلہ الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۶۰ء

۲

اب آیئے تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمایئے۔ مسلمانوں اور اسلام کی حالت کا جو نقشہ مولانا ندوی نے اب کھینچا ہے آج سے ۷۰ سال پہلے ایک گمنام بستی کے رہنے والے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اس کو محسوس کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی اصلاح کے لئے کھڑا ہوا اور ایک

"مختصر جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا ......
مرزا غلام احمد صاحب ... اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے"

(فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں صفحہ ۴۶ مصنفہ مفکر احرار چوہدری افضل حق)

مولانا سید ابوالحسن صاحب ندوی کو چاہیئے تھا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے مقابلہ میں وہ صرف مجمل طور پر بعض نامعلوم شخصیتوں کے کام پر فخر نہ فرماتے بلکہ کسی واحد شخصیت کو پیش کرتے جس نے تجدید احیا کی ہمہ گیر تحریک نہ سہی کسی خاص شعبہ تبلیغ میں اتنا نہ سہی ۱/۱۰۰ حصہ کام کر کے دکھایا ہو۔ جتنا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے کر کے دکھایا۔ اور جس کی شہادت اس کے مخالفین نے بھی اسی طرح دی ہو جس طرح کی شہادت آپ کے متعلق آپ کے مخالفین نے ڈنکے کی چوٹ دی ہے اور بعض نے وہ بھی دشمنوں نے علی الرغم دی ہے۔ جیسا کہ مثلاً مولانا عبدالماجد دریا بادی نے اکثر اور مولانا نیاز فتح پوری نے ابھی حال ہی میں آپ کے حق میں شہادتیں دی ہیں اور آپ جیسے متعصب اہل علم حضرات کی گالیاں کھا کر بھی شہادت دینے سے باز نہیں آئے مولانا! ع

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے آیئے اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روش کا اندازہ کریں۔ آپ نے آج سے ۷۰ سال پہلے اپنے رسالہ فتح اسلام میں دنیا اور مسلمانوں کی اس حالت کا پورا پورا اندازہ لگا لیا تھا۔ جس کا ذکر مولانا ندوی نے اپنی کتاب میں جا بجا کیا ہے۔ آپ نے بیماری کے ہر پہلو کو اچھی طرح جانچ لیا تھا اور صحیح تشخیص کر کے وہ تیر بہدف نسخہ تجویز کیا تھا جو آپ کے دعوے کے مطابق دراصل اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ایسی صورت میں استعمال کیا ہے۔ جب دنیا فساد سے بھر گئی ہو۔ اور وہ نسخہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی فرستادہ کے ذریعہ دنیا کو خبردار کرتا ہے اور نیکی کی طرف بلاتا ہے۔ سعید روحیں یہ آواز سنکر فرستادۂ حق کے گرد جمع ہو جاتی ہیں اور جو کام کا پروگرام وہ اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر پیش کرتا ہے اس کو سرانجام دیتی ہیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی مرضی پوری ہوتی ہے

یہاں ہم رسالہ فتح اسلام سے چند اقتباسات درج کرتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے آپ نے مرض کے ہر پہلو کو کس طرح محسوس کیا تھا اور جو نسخہ اللہ تعالیٰ نے استعمال کرنے کے لئے آپ کو مبعوث کیا تھا۔ کس طرح آپ نے اسکو استعمال کیا اور اسکے کیا نتائج پیدا ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبو! آپ لوگوں پر واضح ہے کہ یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے۔ اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے۔ وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں۔ اس کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے جن کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے اور وہ امور جن کا نام اعمال صالحہ ہے اُن کا مصداق چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں اور جو حقیقی نیکی ہے اُس سے بکلی بے خبری ہے۔ اس زمانہ کا فلسفہ اور طبعی روحانیت اور روحانی صلاحیت کا سخت مخالف پڑا ہے اُس کے جذبات اُس کے جاننے والوں پر نہایت بد اثر کرنے والے اور ظلمت کی طرف کھینچنے والے ثابت ہوتے ہیں۔ وہ زہریلے مواد کو حرکت دیتے اور سوئے ہوئے شیطان کو جگا دیتے ہیں ان علوم میں دخل رکھنے والے دینی امور میں اکثر ایسی بدعقیدگی پیدا کر لیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اصولوں اور صوم و صلوٰۃ وغیرہ کے عبادت کے طریقوں کو تحقیر اور استہزاء کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی کچھ وقعت و عظمت نہیں بلکہ اکثر ان میں سے الحاد کے رنگ سے رنگین اور دہریت کے رگ و ریشہ سے پُر اور مسلمانوں کی اولاد کہلا کر پھر دشمن دین ہیں جو کالجوں میں پڑھتے ہیں اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہنوز وہ اپنے علوم ضروریہ کی تحصیل سے فارغ نہیں ہوتے کہ دین اور دین کی ہمدردی سے پہلے ہی فارغ اور مستعفی ہو چکتے ہیں۔ .... عیسائیوں کی تعلیم بھی سچائی اور ایمانداری کے اڑانے کے لئے کئی قسم کی سرنگیں طیار کر رہی ہے اور عیسائی لوگ اسلام کے مٹا دینے کے لئے جھوٹ اور بناوٹ کی تمام باریک باتوں کو نہایت درجہ کی جانکاہی سے پیدا کر کے ہر ایک رہزنی کے موقع اور محل پر کام میں لا رہے ہیں اور بہکانے کے نئے نئے نسخے اور گمراہ کرنے کی جدید جدید صورتیں تراشی جاتی ہیں اور اس انسان کامل کی سخت توہین کر رہے ہیں۔ جو تمام مقدسوں کا فخر اور تمام مقربوں کا سرتاج اور تمام بزرگ رسولوں کا سردار تھا۔ یہاں تک کہ ناٹک کے تماشاؤں میں بہت شیطنت کے ساتھ اسلام اور ہادیٔ پاک اسلام کی بُرے بُرے پیرایوں میں تصویریں دکھلائی جاتی ہیں اور سوانگ نکالے جاتے ہیں اور ایسی افترائی تہمتیں تھیٹر کے ذریعہ سے پھیلائی جاتی ہیں۔ جن میں اسلام اور نبیٔ پاک کی عزت کو خاک میں ملا دینے کے لئے پوری حرامزدگی خرچ کی گئی ہے۔ .... سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرۂ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات ...... اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بُت توڑ دیا جائے۔ جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور انہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہونچ گئے ہیں ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔"

(فتح اسلام صفحہ ۴۔۵۔۶)

آپ یہ باتیں فرما کر خاموش ہو کر نہیں بیٹھ رہے بلکہ آپ نے پوری عزیمت کے ساتھ اس پروگرام پر عمل کیا جو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے آپ نے بنایا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک حقانی جماعت کھڑی ہو گئی جس نے آپ سے ہدایت پا کر اور آپ کے شعلہ سے دلوں کو شعلہ لگا کر رہتی دنیا تک میدان جہاد میں وہ کارنامے دکھائے کہ ایک مدت سے اپنے کسی نے نہیں دکھائے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ جماعت ایسی مستحکم اور مضبوط بنیاد پر قائم ہوئی ہے کہ رہتی دنیا تک انشاء اللہ اسی جوش جنون سے کام کرتی چلی جائیگی جس جوش جنون سے وہ اٹھی ہے۔ اس نے اسلام کی صداقتوں کو آپ کی اور آپ کے خلفاء کی رہنمائی میں اپنا لیا ہے اور زمانہ کی رفتار کے ساتھ ساتھ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسکے عزائم میں اپنی برکات کو نازل کیا ہے۔ اب انشاء اللہ کوئی روک اس کے راستہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ اور مخالفین کو بھی چار و ناچار اسکے کام کو دیکھ کر اس کی اہمیت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

رمضان میں ربوہ کے روز و شب

روحانی زندگی کی نمایاں جھلک

از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

ماہ رمضان کو باقی مہینوں سے وہی نسبت ہے۔ جو موسم بہار کو باقی موسموں سے ہے۔ موسم بہار کے آنے پر زمین کا چپہ چپہ سرسبز ہو جاتا ہے۔ ٹنڈ منڈ درخت بارگ و بار ہو جاتے ہیں۔ جگہ جگہ پھول اپنی جھلک دے رہے ہیں۔ اور چاروں طرف پُر رونق مناظر نظر آتے ہیں۔ موسم بہار کے ساتھ انسانی طبائع میں بھی ایک پُر کیف تغیر پیدا ہوتا ہے۔ گویا بہار زندگی کا پیغام لاتی ہے۔ اور قابل نشوونما وجودوں میں زندگی کو جاری وساری بنادیتی ہے۔ اسی کے مطابق ماہ رمضان کے آتے ہی مومنوں کے دلوں کی زمین میں بھی کشت عمل زیادہ سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔ اور ایک غیر معمولی زندگی کا نظارہ نظر آتا ہے۔ ماہ شعبان کے خاتمہ پر جونہی رمضان کا ہلال افق مغرب پر نمودار ہوتا ہے۔ اہل ایمان رمضان کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے کمر ہمت کس لیتے ہیں۔

اسلامی قمری مہینے کا آغاز طلوع ماہتاب سے یعنی رات سے ہوتا ہے۔ اس لئے رمضان کا عملی افتتاح عشاء کی نماز کے بعد ہوتا ہے۔ جبکہ مومنوں کی جماعت کسی حافظ قرآن مجید کی اقتداء میں قرآن مجید سننے کے لئے تراویح کی نفلی نماز ادا کرتی ہے۔ اور حافظ صاحب روزانہ ایک پارہ سنا کر سارے مہینے میں سارا قرآن مجید ختم کرتے ہیں۔ آدھی رات کے بعد اہل ایمان کے گھروں میں روشنی کی چمک شروع ہو جاتی ہے۔ تہجد کی نماز پڑھی جا رہی ہے۔ اور تنہائی کی گھڑیوں میں گھر بہ گھر اہل دل اپنے رب سے مناجات کر رہے ہیں۔ پھر روزہ رکھنے کے لئے سحری تیار ہوتی ہے۔ اور صبح صادق سے پہلے پہلے گھر کے بالغ مرد اور عورتیں کھانا کھا کر فارغ ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی نیت یہ ہوتی ہے۔ کہ اب غروب آفتاب تک اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کھانے اور پینے سے اجتناب کریں گے۔ اور سارا دن اپنے کاروبار میں مصروف رہنے کے باوجود ہر طرح کی پاکیزہ زندگی بسر کریں گے۔

عالم اسلام میں روزوں کی آمد بڑی ہی بابرکت ثابت ہوتی ہے مسلمانوں کی زندگی میں ایک انقلاب پیدا ہو جاتا ہے اور روحانی زندگی کی ایک جھلک نمودار ہو جاتی ہے۔ کچھ مقامات پر نئے نئے طریقے اور نئی نئی بدعتیں بھی ایجاد کی جاتی ہیں مگر جس بستی کا ہم نظارہ کر رہے ہیں۔ وہ احمدی جماعت کا تبلیغی مرکز ہے جہاں پر حقیقی اسلامی زندگی کا نمونہ دہرایا جا رہا ہے۔ رمضان کے آتے ہی یہ بستی ایک خاص رنگ میں رنگین ہو جاتی ہے۔ اس کے درودیوار سے نور کی شعاعیں پھوٹتی نظر آتی ہیں۔ اور اس کے باشندوں کی زندگی سراپا روحانیت بن جاتی ہے۔ اسلام رہبانیت کا قائل نہیں۔ اسلام دنیا کے کاروبار کو اللہ کے حکم سے اور نیک نیتی کے ماتحت بجالانے کو بھی عبادت قرار دیتا ہے۔ اس لئے ہماری مندرجہ بالا سطور سے یہ وہم نہ کیا جائے کہ رمضان میں مومن کاروبار سے دستکش ہو جاتے ہیں۔ اور وہ عضو معطل بن جاتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔ گو یہ درست ہے۔ کہ رمضان کے خاص پروگرام کے ماتحت دوسرے مہینوں کی نسبت فرق ضرور آجاتا ہے۔ اہل ربوہ سحری سے فارغ ہونے والے ہوتے ہیں کہ مرکزی مسجد مبارک سے خادم مسجد لاؤڈ سپیکر پر اعلان کرتا ہے کہ اذان ہونے میں پندرہ منٹ باقی ہیں۔ اس آواز پر سب لوگ چوکس ہو جاتے ہیں اور جلد جلد عملاً روزہ دار بننے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ہر گھر میں روشنی ہے ہر گھر میں چہل پہل ہے مگر دریائے چناب کے کنارے پر پھیلی ہوئی بستی اپنی پہاڑیوں سمیت ہنوز خاموش ہے کہ یکایک میاں لُبّ اللہ صاحب مؤذن کی آواز "اللہ اکبر" سے اس جگہ گونج پیدا ہوتی ہے اور ذرہ ذرہ سے خدا کی کبریائی کا نعرہ بلند ہوتا ہے۔ مؤذن کی درد بھری اور پُر شوکت آواز ان خاموش لمحات میں نہایت موثر ہوتی ہے اور پہاڑیاں جب لاؤڈ سپیکر پر بلند ہونے والی اس آواز کی گونج کو دہراتی ہیں تو عجیب سماں پیدا ہو جاتا ہے۔ تمام محلہ جات کی مساجد میں بھی اذان ہوتی ہے اور ربوہ ایک روحانی فوج کا کیمپ معلوم ہوتا ہے جس کے سپاہی اپنی ساری زندگی خداوند تعالیٰ کی کبریائی کے قائم کرنے کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں۔ اب سب لوگ اپنے اپنے محلہ کی مسجدوں کی طرف رواں دواں ہیں نماز فجر رقت اور خشوع سے ادا ہوتی ہے اسکے بعد ہر مسجد میں حدیث نبوی اور بعض دینی کتب کا درس ہوتا ہے روحوں کو زندگی بخشنے والا مسیحائے زمان کا کلام سنایا جاتا ہے۔ لوگ اس روحانی غذا سے سیر ہو کر نئے عزم کے ساتھ گھروں کو لوٹتے ہیں اور اپنے اپنے مقررہ طریق پر ہر گھر والے قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں پھر کچھ آرام کے بعد جلد ہی دفاتر، سکول، کالج اور دوسرے کاروباری ادارے ان روزہ داروں سے معمور نظر آتے ہیں۔ ہر ایک اپنا مفوضہ فرض ادا کرتا ہے۔ ظہر کی نماز تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ظہر کی اذان کے بعد پھر سب لوگ مسجدوں میں حاضر ہیں۔ اور خداوند تعالیٰ کے حضور اپنی جبینوں کو جھکاتے ہوئے ہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر لوگ مرکزی مسجد مبارک کی طرف رواں ہو رہے ہیں۔ اور قرآن مجید سب کے ہاتھ میں ہے۔ کیونکہ اس جگہ پر جماعتی انتظام کے ماتحت ہر روز ظہر سے عصر کی نماز تک ایک پارہ قرآن مجید کا درس ہوتا ہے۔ وہی پارہ جس کے کلمات رات کو نماز تراویح میں حافظ شفیق احمد صاحب کی ترتیل میں سنے تھے۔

اسی کے معانی اور تفسیر اب سلسلہ کے کسی عالم دین سے سنی جا رہی ہے۔ سب ہمہ تن خاموش ہیں اور صدہا مرد و عورتیں اپنے رب کا پیغام دل کے کانوں سے سن رہے ہیں۔ تا اس کے مطابق اپنی زندگی کو بنائیں۔ اور اس کی ہدایات کے ماتحت اپنے کردار کو درست کریں۔ نماز عصر کے بعد قرآن مجید اٹھائے گھروں کو جا رہے ہیں۔ خواتین افطاری اور کھانا تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ اور مرد اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

سورج غروب ہونے کو ہے۔ اب کان پھر مؤذن کی آواز سننے کے لئے مشتاق ہیں۔ عین وقت پر اذان ہوتی ہے۔ اور ہر جگہ افطاری ہو رہی ہے۔ حدیث نبوی للصائم فرحتان کے مطابق چہروں پر ایک خاص بشاشت ہے اس لئے بھی کہ آج کے روزہ کے فرض کو ادا کرنے کی توفیق ملی۔ مساجد مغرب کی نماز کے لئے نمازیوں سے بھرپور ہیں۔ بعد نماز عام طور پر لوگ رات کا کھانا کھاتے ہیں۔ کھانے کے بعد زیادہ دیر نہیں گذرتی کہ عشاء کی اذان ہو جاتی ہے اور پھر رمضان کے دوسرے دن کے پروگرام کو پہلے دن کی طرح سرانجام دینے کے لئے مسجدیں نمازیوں سے معمور ہیں اور عشاء کے بعد پھر تراویح کی نماز ہو رہی ہے۔ پہلے انیس بیس دن تک ربوہ کے روز و شب اسی طرح گزرتے ہیں اور اس کے باشندے اسی طرح روحانی نہروں کے شیریں پانی سے سیراب ہوتے ہیں۔

اب ایک اور انقلاب آتا ہے ہماری مراد یہ ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ کے آنے کے ساتھ ہی جامع مسجد یعنی مسجد مبارک میں خاص طور پر ایک خاصی تعداد مردوں اور عورتوں کی اپنے اپنے خیموں میں معتکف ہو جاتی ہے۔ مردوں سے ایک طرف پردہ دار جگہ میں مستورات اعتکاف کرتی ہیں۔ اعتکاف رمضان کی وہ خاص نفلی عبادت ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں تا زندگی ادا فرمایا ہے۔ اس میں مومن اپنے گھر کو چھوڑ کر خدا کے گھر میں دھونی رما کر بیٹھ جاتا ہے اور اس عزم سے اپنے رب کے آستانہ پر آگرتا ہے کہ اب بغیر منوائے واپس نہ ہونگا اور اس کریم خدا کے دروازہ سے خالی ہاتھ نہ لوٹونگا۔ درحقیقت ان لوگوں کے قلبی جذبات کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ من ذاق عرف۔ ربوہ کی مرکزی مسجد میں اس سال پورے عشرہ کے لئے مسنون اعتکاف کرنے والے ستاسی ۸۷ مرد و زن ہیں۔ (دنیا کے مختلف گوشوں میں یہاں اور وہاں احمدی معتکف اصحاب کی گنتی تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے)۔ یہ معتکف حضرات رات دن تلاوت قرآن مجید، ادائیگی نوافل، اور دینی ذکر و اذکار کے علاوہ اور کسی شغل سے واسطہ نہیں رکھتے ان ستاسی افراد میں بوڑھے بھی ہیں جوان بھی ہیں۔ افریقہ کے احمدی بھی ہیں۔ اور چین سے آنے والے ایک طالب علم

بھی شامل ہیں گریجویٹ بھی ہیں سلسلہ کے کارکن بھی ہیں اساتذہ بھی ہیں طلبہ بھی ہیں قریباً آدھی تعداد خواتین کی ہے اگر آپ ان روحانی درویشوں کی دعاؤں اور ان کی تضرع وزاری کو سنیں کہ وہ کس الحاح سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسلام کی سربلندی حضرت خاتم النبیین کی شریعت کی اشاعت اور خدا تعالیٰ کی توحید کے زمین پر پھیل جانے کے لئے دعائیں کرتے ہیں وہ کس درد کے ساتھ دین کی خدمت کرنے والوں کی کامیابی اور ان خدام کے سپہ سالار ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وعافیت کے لئے دعاگو ہیں تا پھر وہ پوری خدمت کے ساتھ اسلام کی اشاعت کے کام کو سرانجام دے سکیں ہاں اگر آپ ان معتکف اصحاب کی دردمندانہ مناجات کو سن سکیں جو وہ تنہائی میں اپنے اپنے خیمہ میں کر رہے ہیں اور ان کے دل کی دھڑکنوں کو محسوس کر سکیں جو قرب الٰہی پانے کے لئے بے تابانہ پیدا ہو رہی ہیں تو آپ کو معلوم ہو سکے گا کہ اسلام کس طرح کی روحانی زندگی پیدا کرتا ہے اور قرآن مجید کا پیغام کس قدر انقلاب آفرین ہے یہ عشرہ بھی اپنی روحانی لذتوں کے ساتھ گزرتا جاتا ہے آخر قرآن مجید کے تیس پاروں کا درس انتیسویں روزہ کو ختم کر دیا جاتا ہے اور آخر پر سب ساکنان ربوہ اپنے رب کے حضور ایک اجتماعی دردمندانہ دعا کرتے ہیں اور دنیا بھر میں اسلام کے سربلند کرنے کی توفیق پانے کے لئے سراپا التجا ہوتے ہیں۔ اس طرح سے رمضان ربوہ میں ختم ہوتا ہے اور عید کا چاند نظر آتا ہے اس مبارک مہینہ کی یہ روحانی تربیت اپنے پاکیزہ اور نورانی اثرات ساری زندگی پر اور سارے مہینوں پر پھیلائے ہوئے ہے۔

سچے محب کی خواہش

ایک سچے محب کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ بار بار اپنے محبوب کی خدمت میں حاضر ہو۔ اور اس کی ملاقات سے راحت حاصل کرے۔

اسلئے

آپ کو بھی اپنے مقدس آقا اور پیارے امام سے ملنے کے لئے بار بار ربوہ آنا چاہیئے۔

اگر

آپ کسی معذوری کی وجہ سے بار بار ربوہ نہیں آسکتے تو ایسی صورت میں آپ **روزانہ الفضل** اپنے نام جاری کروا کر اس کمی کو پورا کر سکتے ہیں۔

قیمت سالانہ ۲۴-۰-۰
ششماہی ۱۳-۰-۰
سہ ماہی ۷-۰-۰

مینیجر الفضل

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

عید الفطر کا نصب العین

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر

صیام رمضان کے اختتام پر عید الفطر کی مبارک تقریب بطور شکر اور شادمانی کے ہوا کرتی ہے۔ عید الفطر کے لفظی معنے تو یہ ہیں کہ اے مسلمانو! اب سے تم پر اکل وشرب کے متعلق کوئی وقتی پابندی نہیں ہے اگر تم کو کسی وقت پیاس لگتی ہے تو پانی پینا تمہارے لئے جائز ہے اگر تم کو بھوک لگتی ہے تو آج عید الفطر کے دن سے تم کو کھانے کی اجازت دی جاتی ہے چنانچہ عالم اسلامی میں ہر مسلمان غیر معمولی رنگ میں اس مبارک تقریب پر اکل و شرب اور ملبوسات کا اہتمام کرتا ہے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ یہ مبارک دن عظیم الشان نصب العین کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہاں! ایسا مبارک اور صد مبارک نصب العین جس کی تکمیل انفرادی اور اجتماعی صورت میں تو ہر مسلمان پر بھی فرض کی گئی ہے مگر قوم وملت کے ارباب حل وعقد پر اس کی ذمہ داری براہ راست پڑتی ہے۔ اسلام نے جمہوریت اور عدل وانصاف کے قیام کے لئے روزوں میں ایسی حکمت کے ساتھ تعلیم دی ہے کہ جس سے دل ودماغ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے بھوک اور پیاس کی وجہ سے انسانی حس غیر معمولی تیز ہو جاتی ہے۔ انسانی ضمیر اور جذبات میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں ایک حقیقی صائم اپنے ضمیر اور ماحول سے یہ سوال کرتا ہے کہ میری قوم اور میرے خاندان کے فقراء اور پسماندہ اشخاص کا کیا حال ہوگا جن کو کھانے کے لئے میسر نہیں جن کا پرسان حال کوئی نہیں ہے ملک کے ایتام اور مساکین کی کیا حالت ہوگی جو آج نان شبینہ کے محتاج ہیں وہ اشخاص جن کے بچوں کو تعلیم کے لئے ذرائع اور وسائل مہیا نہیں ہیں اور اگر ان کو کوئی سہارا مل جائے تو وہ بھی اعلیٰ تعلیم سے بہرہ ور ہو سکیں ایسی خاص فضا میں ہر ذی ہوش اور حساس قلب چونک کر کہتا ہے کہ واقعی یہ لوگ مدد کے قابل ہیں مجھے صلہ رحمی کرنی چاہیئے حقوق کا میرا فرض اولین ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ روزہ پسماندہ اشخاص کے ساتھ ہمدردی کرنے کے لئے محرک اور ممد ہے۔ یہ مواسات اور اسلامی اخوت کا جذبہ ہیں دراصل وحدت اور یکانگت کا علمبردار ہے۔ پسماندہ اشخاص اپنے عزیز رشتہ داروں کی ایک دن کی مدد کر دینا اور ان کو اچھا کھانا بھجوا دینا یا سال میں غریب رشتہ داروں کے ہاں ایک دن چلے جانا ہرگز ہرگز اس عید الفطر کا نصب العین نہیں ہے بلکہ اس کا حقیقی نصب العین یہ ہے کہ اپنے ماحول میں پسماندہ اشخاص کے حقوق کا مستقل بنیادوں پر انتظام کیا جائے تاکہ ملکی ثروت کی تقسیم میں اعتدالی روح نظر آتی ہو۔

مجلس مشاورت مورخہ ۸-۹-۱۰ اپریل کو منعقد ہوگی

جماعتیں حسب قواعد نمائندگان منتخب کر کے جلد اطلاع بھجوائیں

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ امسال مجلس مشاورت ۸-۹-۱۰ اپریل سنہ ۶۲ء بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار کو منعقد ہو رہی ہے

(۲) ابھی تک نمائندگان کی اطلاعات موصول نہیں ہو رہیں۔ لہٰذا جلد حسب قواعد انتخاب کر کے سیکرٹری مجلس مشاورت کے نام اطلاع بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ملک محمد اشرف صاحب مرحوم

(از مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود بی۔ ایس سی اسٹوڈنٹ ربوہ)

الفضل کے قارئین کرام مکرم ملک محمد اشرف صاحب واقف زندگی کی ناگہانی وفات کی خبر پڑھ چکے ہیں۔ ملک صاحب مرحوم مورخہ ۲۰ مارچ کو ۳ بجے بعد دوپہر سلطان ٹیکسٹائل ملز کے قریب بس اور ٹرک کے ہولناک حادثہ میں شہید ہو گئے تھے جبکہ آپ سلسلہ کے کام کے لئے سرگودھا جا رہے تھے۔

ایک مخلص احمدی نوجوان کو "مرحوم" لکھتے ہوئے قلم کانپ رہا ہے چشم اشکبار ہے اور دل لرز رہا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

ہر مومن کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس عالم آب و گل کی ہر شے جلد یا بدیر فنا ہونے والی ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ہ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ہ ابن آدم بھی اسی قانون فنا کے تابع ہے۔ انسان کو ایک دن مرنا ہے یہ ایک اٹل حقیقت ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ۔ انسان پیدا ہوتے ہیں، پھلتے اور پھولتے ہیں۔ آخر کار مشیت ایزدی کے سامنے سر جھکاتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد کر دیتے ہیں۔ لیکن موت کی نوعیت ایک جیسی نہیں ہوتی۔ کئی ایام طفولیت سے آگے نہیں بڑھتے۔ کئی پیرانہ سالی تک پہنچتے ہیں۔ کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جو عنفوان شباب میں داغ مفارقت دے جاتے ہیں۔ غنچہ اگر بن کھلے مرجھا جائے تو کون کہتا ہے کہ دکھ نہیں ہوتا پھول اگر بہار جانفزا دکھلا کر روپوش ہو جائے درد پھر بھی ہوتا ہے۔ لیکن جب زندگی کی شاخ سے برگ شباب ٹوٹ کر خاک پر گرتا ہے تو نسبتاً زیادہ غم ہوتا ہے زیادہ دکھ ہوتا ہے۔ زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ الم بہرحال الم ہی ہوتا ہے خلا خواہ کتنا ہی خفیف ہو بہرحال خلا ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ خلیج بن جائے تو شدت سے محسوس ہونے لگتا ہے اور محترم ملک صاحب کی مفارقت کا اثر ان کے دوستوں کو اسی طرح محسوس ہو رہا ہے۔

محترم ملک صاحب کی عمر ۲۶ سال کے لگ بھگ تھی۔ ضعیف والدہ۔ چار کم سن معصوم بچوں اور ایک بیوہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر گئے ہیں۔ حالت سفر۔ اچانک موت۔ خوفناک حادثہ۔ عین شباب۔ معصوم بچے سب امور مل کر ایک ایسا درد دل میں پیدا کرتے ہیں کہ صبر کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو صبر کو پسند کرتا ہے ایسے گہرے زخم کے گھاؤ اس کے فضل اور خاص توفیق سے ہی بھرتے ہیں!!

جن احباب کو ملک صاحب مرحوم سے ملنے جلنے کا موقع ملا ہوگا۔ وہ ان کی شرافت و لیاقت بلند کرداری۔ خدمت سلسلہ کے لئے جوش اور بزرگوں کی خدمت کے شوق سے ضرور متاثر ہوئے ہوں گے ۱۹۴۵ء میں سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں گجرات مقیم تھے۔ ایک دن الفضل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کا ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ پڑھ کر کچھ ایسا اثر ہوا کہ اسی وقت استعفےٰ لکھا اور پھر اور پھر زندگی وقف کر کے قادیان چلے آئے۔ اس وقت سے لے کر اب تک سلسلہ عالیہ کی خدمت کرتے چلے آئے ہیں۔

وفات کے وقت فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے اکوٹنٹ تھے۔ زندگی وقف کرنا بے شک ایک قابل قدر چیز ہے۔ لیکن اس مقدس عہد کو نبھانا ہی اصل خدمت ہے۔ الحمد للہ کہ محترم ملک صاحب اس میں کامیاب ہوئے ہیں حتیٰ کہ آپ کا آخری سفر بھی ریسرچ کے کسی کام کے سلسلے میں تھا۔ اس قومی ادارے کی ترقی اور وسعت کے لئے جس ذوق و شوق اور محنت سے جدّ و جہد میں مصروف تھے اس سے ان کے رفقائے کار کے علاوہ ہم دیکھنے والے بھی بخوبی آگاہ تھے

قربانی کی روح جو مومن کی نشانی ہے محترم ملک صاحب کے قالب میں موجود تھی۔ حضرت اقدس سے عشق تھا۔ بزرگان سلسلہ کی عقیدت سے دل معمور تھا ان کی خدمت کو سرمایہ افتخار سمجھتے۔ دینی اور علمی ذوق بھی ستھرا اور سلجھا ہوا تھا۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں گاہے گاہے حاضر ہوتے رہتے۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی مجلس میں اکثر جاتے دعاؤں اور عبادات میں شغف تھا۔ قرآن مجید کو سینے سے جدا کرنا گوارا نہ کرتے تھے۔ اور وفات کے وقت بھی آپ کی جیب سے قرآن مجید ہی نکلا بعد مرنے کے میرے گھر سے یہ ساماں نکلا!!

دل میں سلسلہ کی محبت راسخ تھی۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھیرہ سے آنے والے اکثر مہمان آپ کے مکان پر ہی فروکش ہوتے۔ ان سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان سمجھ کر بڑے خلوص اور پیار سے خدمت بجا لاتے بڑے مہمان نواز تھے۔ احمدیت کے نور سے جس شخص کا سینہ منور ہو جائے وہ دوسروں کو بھی اس نور سے آگاہ کرنے کے لئے بے چین ہو جاتا ہے۔ ملک صاحب پیغام حق پہنچانے کے لئے بے قرار رہتے تھے۔ جہاں بھی جاتے اس مقصد کو پیش نظر رکھتے۔

خدمت خلق کا جذبہ بھی ملک صاحب میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ گزشتہ سال موسم گرما میں جب تباہ کن سیلاب آیا تو مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائمقام قائد کی حیثیت سے سیلاب زدگان کی بے لوث خدمت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی محترم ملک صاحب کو چلچلاتی دھوپ میں اور پھر ساری ساری رات ریلیف کے کام میں مصروف دیکھا جاتا رہا۔ قیادت ربوہ کی طرف سے جو رفاہی پروگرام پیش ہوتے محترم ملک صاحب ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے محلہ کی مجلس میں بھی حصہ لیتے۔ مختصر یہ کہ آپ ایک بے لوث خادم۔ لائق مشیر۔ ان تھک کارکن۔ دیانت دار رفیق اور مخلص دوست تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حیات و ممات کا سلسلہ خاص مقصد کے لئے جاری کیا ہوا ہے۔ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔ محترم ملک صاحب کی زندگی جس رنگ میں بسر ہوئی وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول ہوگی۔ رمضان کے آخری عشرہ میں بحالت روزہ شہادت نصیب ہوئی جمعہ ادا ہو چکے اور ہزاروں مومنین نے آپ کی نماز جنازہ حضرت قمر الانبیاء کی اقتدا میں پڑھی اور تدفین میں شرکت کی۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے جسم کو بہشتی مقبرہ میں جگہ دی ہے اسی طرح امید ہے وہ ان کی روح کو بہشت میں جگہ دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدائے رحیم و کریم ملک صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مدارج عطا فرمائے۔ ان کے غم زدہ لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔ اور ان کے معصوم بچوں اور مغموم بیوہ کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو

آمین ثم آمین

مکرم محمد اشرف صاحب کی المناک وفات پر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی تعزیتی قرارداد

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ربوہ اپنے اس خصوصی اجلاس میں اپنے بھائی مکرم ملک محمد اشرف صاحب کی ناگہانی وفات پر ازحد رنج و افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ ملک صاحب مرحوم گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔ مجلس کے ہر کام کے لئے ہر وقت مستعد رہتے تھے اور جب بھی مجلس کی طرف سے ان کے سپرد کوئی کام کیا گیا تو انہوں نے ہمیشہ خوش اسلوبی سے نبھایا۔

مرحوم واقف زندگی تھے۔ اور خدمت سلسلہ کے لئے ۱۹۴۶ء میں قادیان تشریف لائے تھے۔ قریباً دس سال تحریک جدید کے شعبہ وکالت تبشیر میں کام کیا۔ اور آج کل فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں بطور اکاؤنٹنٹ کام کر رہے تھے۔ حادثہ کے دن اپنے محکمانہ کام کے سلسلہ میں سرگودھا جا رہے تھے کہ راستہ میں بسوں کی ٹکر کی وجہ سے وفات پا گئے۔

ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ربوہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ وہ ملک صاحب موصوف کو جوار رحمت میں جگہ دے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (معتمد خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

گنج مغلپورہ لاہور میں نماز عید

گنج مغلپورہ لاہور کی احمدیہ مسجد میں نماز عید ٹھیک آٹھ بجے صبح ہوگی اور مستورات کے لئے پردہ کا بھی انتظام ہوگا۔ (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ گنج مغلپورہ لاہور)

ولادت

۱۲/۳/۶۰ کو اللہ تعالیٰ نے ضیاء الدین صاحب کو فرزند عطا فرمایا ہے جو کہ میرا پوتا ہے اور حاجی اللہ بخش صاحب کا نواسہ اور چوہدری محمد اسحٰق صاحب مبلغ ہانگ کانگ کا بھانجہ ہے احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(سراج الدین و عظیم الفضل ماسٹر کلاس والا)

درخواست دعا: میرے چھوٹے بھائی صاحب جو کہ ملٹری میں ملازم ہیں بعض مصائب سے دوچار ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ عرصہ پانچ سال سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مصائب سے بچائے اور ان کی اہلیہ کو شفا عطا کرے۔ (محمد حسین محافظ خزانہ۔ ربوہ)

درخت لگائیے!
انصار کی قابل قدر مساعی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی تحریک پر کئی اراکین نے درخت لگائے ہیں۔ ربوہ میں جہاں درختوں کی بہت ضرورت تھی۔ احباب نے بہت عمدہ کام کیا ہے۔ اس وقت تک ایک ہزار سے زائد درخت لگانے کی اطلاعات آ چکی ہیں۔ ابھی درخت نصب کرنے کا موسم ختم نہیں ہوا۔ اس لئے جو اراکین ابھی تک اس نیک اور مفید تحریک میں شامل نہ ہو سکے ہوں ان کے لئے موقع ہے۔

درخت لگانے کی فضیلت کے بارہ میں بخاری شریف کی ایک حدیث پیش ہے:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بھی کوئی مسلم درخت لگائے یا کوئی کھیتی کاشت کرے جس میں سے پرندے انسان یا چوپائے کچھ کھائیں تو یہ امر اس کے لئے صدقہ کا باعث ہوتا ہے"

(قائد خدمت خلق مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

امتحان کتاب شہادۃ القرآن

زعماء کرام نوٹ فرمادیں:۔

(۱) پرچہ سوالات بلا توقف انصار اللہ احباب میں تقسیم کر دیں۔

(۲) زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب کو شامل امتحان کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(۳) شامل ہونے والے احباب کی فہرست ارسال فرمادیں۔

(۴) احباب پر واضح فرمادیں کہ پرچہ جوابات کتاب دیکھ کر بغیر نگرانی اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے تیار کرنا ہے۔ روزانہ پرچہ سوالات سامنے رکھیں اور کتاب کا ایک حصہ بغور مطالعہ فرمائیں اور جواب لکھیں۔ پرچہ جوابات ۲۷ اپریل تک مکمل کر کے معرفت زعماء کرام بنام قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ بھجوا دیں۔

(۵) اس طریق امتحان سے مقصد یہ ہے کہ احباب کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تصنیف لطیف کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ اس کا پرچہ جوابات اسی امر کا مصدق تصور ہوگا۔ اللہ تعالے احباب کے دلوں میں حضور کی تصانیف کے مطالعہ کا شوق پیدا فرمائے اور انہیں ان کے نور اور معارف سے منور فرمائے۔ (قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) احباب کرام اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مجھے صحت اور خدمت دین والی زندگی عطا کرے۔ (ظفر اسلام)

(۲) میرے چچا جان مکرم بشیر احمد صاحب کھوکھر حال مقیم گوجرانوالہ عرصہ اڑھائی ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے (نور مکینیکل انجینیرز ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

(۳) خاکسار اور خاکسار کے بڑے بھائی ملک محمد الطاف صاحب امسال بی۔ ایس۔ سی کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (ملک محمد اکرام خالد بی۔ ایس۔ سی سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج راولپنڈی)

(۴) احساس سردی کی وجہ سے میری بیماری (فالج) کے عوارض میں شدت پیدا ہو گئی ہے جن کا بظاہر کوئی علاج نظر نہیں آتا۔

احباب دعائے صحت فرمائیں:

(کیپٹن (ڈاکٹر) محمد رمضان دارالصدر غربی۔ ربوہ)

(۵) خاکسار کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

یوسف ایاز جامعہ احمدیہ ربوہ

(۶) میرے والد سید عنایت علی شاہ آف زیرہ حال جڑانوالہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب سلسلہ والد صاحب کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے انہیں جلد صحت عطا کرے۔ (عزیز احمد شاہ۔ جڑانوالہ)

احباب ربوہ کے لئے

جن احباب نے ربوہ کو اس کی ابتدائی حالت میں دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہاں درختوں کا تو ذکر ہی کیا گھاس کی ایک پتی بھی نظر نہ آتی تھی۔ آج خدا تعالے کے فضل۔ دن رات کی محنت اور ہزاروں روپے کے خرچ سے اب آپ کو جا بجا درخت نظر آ رہے ہیں۔ پلاٹوں میں گھاس لگایا گیا ہے۔ جس کو قائم رکھنے کے لئے اب بھی کثیر رقم صرف ہو رہی ہے۔ یہ سب کچھ شہر کو خوبصورت بنانے اور آب و ہوا کو درست کرنے کے لئے ہے۔

ان حالات میں اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو ان چیزوں کو عمداً یا اپنی غفلت سے یا بے حسی سے نقصان پہنچائے۔ اور بجائے ان چیزوں کی پرورش کے ان کا قلع قمع کرے۔

تمام اہالیان ربوہ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ پورے طور پر خیال رکھیں کہ یہ غفلت نہ ہو اور سب لوگ صحیح مقررہ راستوں پر ہی چلیں۔ انصار اللہ سے خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ اس کا خیال رکھیں اور اگر کسی کو اس کی خلاف ورزی کرتے دیکھیں تو نرمی سے سمجھائیں اور منع کر دیں اس میں ہم سب کا فائدہ ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

غانا مغربی افریقہ میں اساتذہ کی ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول غانا مغربی افریقہ کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ کی ضرورت ہے۔ بیرونی ممالک میں ملازمت اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں وکیل التبشیر ربوہ کے نام ارسال کریں۔ درخواست کے ہمراہ علاقہ کے امیر کی تصدیق یا سفارش بھی ضروری ہوگی۔

(۱) بی۔ اے فرسٹ ڈویژن یا مندرجہ ذیل مضامین میں سے کسی ایک میں ایم۔ اے سیکنڈ ڈویژن پاس ہو۔ انگلش۔ فرنچ۔ لاطینی۔ فزکس۔ جغرافیہ۔ ریاضی کیمسٹری بیالوجی اور ہسٹری۔

(۲) ایم۔ اے۔ ریاضی اور ایم۔ اے فزکس کو ترجیح دی جائے گی۔

(۳) امیدوار کی عمر ۴۵ سال سے زیادہ نہ ہو اور نہ ہی پنشن یافتہ ہو۔

(۴) آمد و رفت کا کرایہ بذمہ محکمہ تعلیم ہوگا جس میں امیدوار بیوی اور تین بچے شامل ہیں۔ اور ٹورسٹ کلاس کا کرایہ ملے گا۔

(۵) ملازمت CONTRACT پر ہوگی۔

(۶) RESETTLEMENT GRANT تنخواہ کے علاوہ ۱۰۰/- روپے سالانہ ملے گی۔

(۷) رہائش مکان سکول کی طرف سے ملے گا۔ لیکن فی الحال کوارٹر کم ہونے کی وجہ سے ½۱۲ پاؤنڈ ماہوار مکان کے لئے ملتے ہیں۔ اگر مکان کا کرایہ ۲۰ یا ۲۵ پاؤنڈ تک ہو تو سکول مدد کرے گا۔ لیکن اگر اس سے زائد ہو تو وہ خود ادا کرے گا۔

SALARY SCALE

(1) GRADUATE WITHOUT POST GRADUATE DIPLOMA OR CERTIFICATE IN EDUCATION

£ 1040 X 50 —— 1540

(2) GRADUATE WITH POST GRADUATE DIPLOMA OR CERTIFICATE IN EDUCATION

£ 1140 X 50 —— 1540

(۸) TEACHING EXPERIANCE جو کہ گورنمنٹ یا گورنمنٹ کے RECOGNIZED سیکنڈری سکول۔ مڈل سکول یا کالج کا ہو تو اس کے مطابق INCREAMENT مل جاتی ہیں۔ یعنی مثلاً اگر چار سال کا تجربہ ہو لازمی طور پر ڈگری حاصل کرنے کے بعد کا ہونا چاہیئے۔ گریجویٹ پاکستان کا فرسٹ کلاس (HONS) یا ایم۔ اے سیکنڈ کلاس تسلیم ہوتا ہے۔

(نائب وکیل التبشیر۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

مغربی جرمنی کے قیدیوں کا اپنا اخبار

اخبار سے قیدیوں کو اپنے کردار کی اصلاح میں مدد ملتی ہے

فرائی برگ ۲۵ مارچ فرائی برگ کی صوبائی جیل کے قیدی اپنا ایک پندرہ روزہ اخبار نکالتے ہیں۔ جس کا نام "بروکے" ہے اس اخبار کی اشاعت مغربی جرمنی کی قید سے رہا ہونے والوں کی دیکھ بھال کی انجمن کے ذریعہ عمل میں لائی جاتی ہے۔ ایک پرانی روایت ہے کہ زمانہ قدیم میں اداروں کے لئے تولیوں پر اور بھکاریوں کے لئے انڈوں کے چھلکوں پر اخبار چھپتے رہے ہیں۔ یہ بات اپنی جگہ دلچسپ ہے لیکن یہ امر بھی کم دلچسپ نہیں کہ مغربی جرمنی کے قیدی اپنے آپ کو رفتار زمانہ سے باخبر رکھنے کے لئے اپنا اخبار نکالتے ہیں۔ یہ اخبار دریائے رائن پر واقع ایک لاکھ تیس ہزار باشندوں پر مشتمل شہر فرائی برگ کی صوبائی جیل میں چھپتا ہے۔ اس اخبار کی اشاعت ساڑھے تین ہزار ہے۔ اخبار قیدیوں اور جرائم پیشہ لوگوں کے لئے وقف ہے۔ اس اخبار نے جنگ عظیم سے قبل "مردشائی کا منار" کے نام کے تحت شائع ہونے والے اخبار کی جگہ لی ہے۔ جس نے بیس سال سے زائد عرصہ تک جیل کے تاریک کمروں میں خبروں و اعلانات کو پہنچایا۔

گزرے دنوں میں عام طور پر یہ خیال وسیع تھا۔ کہ چوروں ڈاکوؤں۔ دھوکہ بازوں اور جرائم پیشہ لوگوں کو اس بات کا حق نہیں کہ وہ روزمرہ کی حیات اور اس کی دلچسپیوں میں کسی قسم کا حصہ لیں رہائی کے بعد عموماً دیکھا گیا۔ کہ یہ لوگ روزمرہ کی گردش حیات اور اس کے لوازمات و ضرورت کے مقابلہ کے قابل نہیں رہتے تھے۔ کیونکہ ان کو حالات کے تغیر و تبدل سے کسی قسم کی آگاہی نہ ہوتی تھی۔ یہی نہیں۔ بلکہ "بروکے" میں جو خاص طور پر ایک اطلاعاتی رسالہ ہے۔ ایسے مضامین و اعلانات ہوتے ہیں جس کے باعث اسے ایک اصلاحی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے ادارہ جو رسالہ کی اشاعت کا ذمہ دار ہے اپنے آپ کو باقاعدگی کے ساتھ مجرموں کی کارگزاریوں سے باخبر رکھتا ہے اور خاص قسم کے ریڈیو پروگرام بھی ترتیب دیتا ہے جنہیں نشر کر کے جیل خانہ کے مختلف کمروں تک پہنچایا جاتا ہے۔

شادی دوستی کاروبار و دیگر دلچسپیوں سے متعلق اشتہارات کو اس رسالہ میں تلاش کرنا بے سود ہوگا۔ اس کے برعکس "بروکے" میں ہلکے پھلکے مضامین چھوٹی موٹی کہانیاں اعلانات و اطلاعات اور خبریں بعینہٖ جیسے کہ کسی اور اخبار میں چھپتی ہوں ملتی ہیں۔ ہر مجرم و قیدی جو بھی اس عجیب و غریب و خاص قسم کے رسالہ کا مطالعہ کرتا ہے اول یا آخر یقینی طور پر وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ جرائم پیشہ کہلانے کی نسبت حلال کی روٹی کمانا بہتر ہے یقینی طور ایسے کرخت قسم کے جوان مجرم بھی ملتے ہیں جو ایسی ہر قسم کی اطلاعات و اعلانات و مضامین کے پڑھنے سے انکار ہی نہیں کرتے بلکہ مخالفت کرتے ہیں۔ "بروکے" کو مغربی جرمنی کی جیلوں میں مفت تقسیم نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا ماہانہ چندہ چھ آنے مقرر کیا گیا ہے ریڈیو کے پروگرام کے ساتھ ساتھ "بروکے" قیدیوں کو ملکی و دنیاوی حالات سے باخبر رکھتا ہے جس کے باعث جیل کے کمروں کی گھٹی گھٹی فضا میں قیدیوں کا احساس تنہائی کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ چندہ ادا کرنے والوں کی مخصوص ترین تعداد اس بات کی دلیل ہے کہ پڑھنے والوں کی تعداد قلیل ہے۔

درخواست دعا

احباب خاکسار کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالے حسنات دین و دنیا سے بہرہ ور فرمائے۔ اور میرے والد مرحوم کے لئے بھی خصوصیت سے بلندئ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سید شاہ مبر احمد ابن علی احمد صاحب مرحوم ربوہ

میرے ماموں زاد بھائی خواجہ غلام احمد صاحب ڈار کشمیر میں سخت بیمار ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

خواجہ عبد الکریم ربوہ

منشی محمد اسماعیل صاحب چنیوٹ والے حال کریونڈی اپنی بعض مشکلات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

عبد اللطیف کاتب الفضل

باجلاس جناب پیر عبد الغفور صاحب نائب تحصیلدار باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم لالیاں ضلع جھنگ

(۱) علی ولد متقیلی (۲) نورا ولد سلطان اقوام راجپوت کھوکھر ساکنان موضع ڈاور تحصیل چنیوٹ۔ فریق اوّل

بنام

رحمان۔ لالہ۔ محمد یار پسران سعد اللہ۔ مسماۃ رحمت۔ مسماۃ فاطمہ بی بی۔ مسماۃ دولت بی بی . . . . دختران سعد اللہ۔ مسماۃ مراداں بیوہ سعد اللہ۔ شیرا۔ احمد یار۔ برخوردار۔ فتو پسران سمند۔ مسماۃ فاطمہ بیوہ سردارا۔ شہادت۔ محمد شفیع پسران متقیلی۔ مسماۃ سموں۔ مسماۃ جوائی دختران متقیلی۔ مسماۃ نور بخت دختر متقیلی نابالغ بولایت شہادت ولد متقیلی۔ ملک خان۔ لال خان پسران محمد حیات۔ حمی۔ بخشہ پسران سجادہ۔ صالحوں۔ سلطان۔ غلام محمد۔ عنایت پسران مال۔ رباحی۔ ممتاز پسران سموں نابالغان بولایت صالحوں ولد سلطان۔ مسماۃ ہمائی دختر سموں اقوام راجپوت کھوکھر ساکنان موضع ڈاور تحصیل چنیوٹ گوبند سنگھ۔ الوپ سنگھ پسران جیا رام ٹھاکر سنگھ۔ آیا رام۔ لکھا سنگھ پسران موہلچند۔ چمن لال ولد دولت رام اقوام کھتری ساکنان موضع ڈاور تحصیل چنیوٹ حال ساکنان بھارت۔

مسماۃ خیراں بیوہ متقیلی۔ رحمان۔ احمد۔ شہامند۔ سنتا۔ الیاس پسران صاحبہ۔ مسماۃ رہائی فاطمہ دختران صاحب۔ مسماۃ نوراں دختر بولا۔ یارا ولد دولو۔ شیرا۔ خان۔ وریام پسران نگھا۔ گلی ولد سجادہ اقوام پرل ساکنان موضع یکے تحصیل چنیوٹ۔ مسماۃ نور بھری زوجہ رحمت خان۔ محمد برخوردار خان۔ اللہ یار خان۔ محمد حیات خان۔ ممتاز خان۔ محمد یار خان۔ پیران رحمت خان۔ مسماۃ صاحب بی بی دختر رحمت خان۔ رحمت خان ولد سردار بخش۔ مسماۃ جنت بی بی زوجہ احمد یار۔ مسماۃ نظام بی بی۔ مسماۃ سہاگ بھری۔ دختران احمد یار۔ سکندر حیات ولد احمد یار۔ مسماۃ بی بی رانی بیوہ محمود۔ مسماۃ جنتاں۔ مسماۃ فتح بی بی۔ مسماۃ نظام بی بی دختران محمد۔ محمد اسمٰعیل ولد محمد اقوام لالی ساکنان موضع جبانہ تحصیل چنیوٹ فریق دوئم

بمقدمہ تقسیم اراضی کھاتہ نمبر $\frac{53}{19}$ برقبہ امال واقعہ موضع ڈاور تحصیل چنیوٹ بروئے جمعبندی سال ۱۹۵۵ـ۵۶ء

بمقدمہ صدر مندرجہ بالا فریق دوئم کو بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ برائے تحریر کرانے بیانات نسبت تجویز طریقہ تقسیم بتعرز $\frac{4}{4}$ ۶۰ء بوقت ۸ بجے صبح بمقام لالیاں ہمارے روبروئے حاضر عدالت آویں۔ عدم حاضری کی صورت میں کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ $\frac{3}{4}$ ۶۰ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا

دستخط حاکم . . . . . . مہر عدالت

باجلاس جناب پیر عبد الغفور صاحب نائب تحصیلدار باختیار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم لالیاں ضلع جھنگ

شاہو ولد پٹھانہ۔ لالہ۔ راما۔ گہنہ۔ پسران فتا۔ مسماۃ اللہ جوائی دختر فتا اقوام جٹ ساہمل ساکنان موضع طاہر و تحصیل چنیوٹ۔ فریق اوّل

بنام

مسماۃ بختاور بیوہ ملا۔ جلال۔ پہلوان۔ لال پسران سجاول۔ مسماۃ فتح بیوہ بہاول۔ اقوام جٹ ساہمل ساکنان موضع طاہرد تحصیل چنیوٹ۔ فریق دوئم

بمقدمہ تقسیم اراضی کھاتہ نمبر ۱۷۶ برقبہ ضماں کنال واقعہ موضع طاہرو تحصیل چنیوٹ

بمقدمہ صدر مندرجہ بالا فریق دوئم کو بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ $\frac{4}{4}$ ۶۰ء بوقت ۹ بجے صبح بمقام لالیاں ہمارے روبرو حاضر اجلاس آویں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی

آج بتاریخ $\frac{3}{4}$ ۶۰ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم . . . . مہر عدالت

یومِ سیرۃ مسیح موعودؑ کے موقع پر ربوہ میں عظیم الشان جلسہ

بقیہ صفحہ اوّل

رفیع الشان کارناموں کے اذکار مقدس سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے "حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے وقت دنیا کی حالت اور جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض" پر ایک مبسوط تقریر کی۔ آپ کے بعد مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی مقبولیت پر نہایت عمدہ اور عام فہم انداز میں روشنی ڈالی ازاں بعد مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے مقامِ توکل پر ایک برجستہ تقریر کی۔ بعد مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے "حضرت مسیح موعود کا ... اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... عشق" کے موضوع پر ایک مبسوط ... پر مغز اور لطیف مقالہ پڑھا جس سے سامعین بے حد محظوظ ہوئے اور ان پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی

آخر میں صدر جلسہ مکرم مولانا شمس صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے احیاءِ اسلام" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ تقریر کے دوران آپ نے حضور علیہ السلام کے عظیم الشان کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا کہ آج آپ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ اسلام کو کس طرح دنیا میں غلبہ حاصل ہو رہا ہے۔

تقریر کے اختتام پر مکرم شمس صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ ساڑھے گیارہ بجے کے قریب دعا پر اختتام پذیر ہوئے۔

دوران جلسہ میں مکرم عبدالسلام صاحب اختر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں اپنی نظم اور مرزا محمد سلیم صاحب نے محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی

اسلام اور احمدیت کی ترقی اور حضور ایدہ اللہ کی صحتیابی کیلئے پُرسوز اجتماعی دُعا

ربوہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۰ء مطابق ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ کو یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے جمعۃ الوداع کے مبارک موقع پر اسلام اور احمدیت کی ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحتیابی اور درازیٔ عمر کے لئے درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرنے کی پُرسوز تحریک کی۔ آپ نے بتایا کہ احادیث میں آتا ہے کہ ہر جمعہ کو ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ اس میں بندہ جو دعا مانگے وہ قبول ہو جاتی ہے یہ گھڑی بعض روایات کے مطابق خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز جمعہ کے اختتام تک کے درمیانی عرصہ میں آتی ہے اور بعض روایات کے مطابق یہ دن کی آخری گھڑیوں میں سے ایک گھڑی ہے

چنانچہ اس روز نماز جمعہ میں بھی اسلام اور احمدیت کی ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحتیابی اور درازیٔ عمر کے لئے نہایت درد و الحاح سے دعا کی گئی علاوہ ازیں مکرم شمس صاحب نے شام کو چھ بجے سے لے کر غروب آفتاب تک قریباً بیس منٹ تک مسجد مبارک میں اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ معتکفین کے علاوہ غیر معتکفین بھی شریک ہوئے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا عزیزم امتیاز احمد خاں قریباً ایک ہفتہ سے بعارضہ کھانسی و بخار بیمار ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت عزیز کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری) محمد نواز گوندل فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ

۲۔ میرے بچے عزیزم محمد اقبال نے کمشن کا امتحان کوہاٹ میں دیا تھا۔ اس میں بعض الجھنیں پیدا ہو گئی ہیں احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔

(ملک سونا خان اڈہ طارق ٹرانسپورٹ ربوہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۶۰ء صفحہ ۸ کالم ۴ "بقیہ لیڈر" کی آٹھویں سطر میں مندرجہ ذیل فقرہ پڑھا جائے ... جس نے سینکڑوں مساجد تعمیر کیں اور عیسائیوں ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵